جہانِ تازہ

ف-ر-ی

وفاق بچاؤ یا نفاق بچاؤ

اللہ تعالیٰ قوم کو طاہر القادری کے نئے ڈرامے کے ''شر'' سے محفوظ رکھے۔ کہ شہرت، حصول زر اور عہدے کے لالچ میں اس ایکٹر کی ڈرامہ بازی قوم کو یاد بھی ہے اور وہ اس کی حقیقت کو بھی اچھی طرح جانتی ہے لیکن طاہر القادری نے انقلاب اور لانگ مارچ (جس کا نام MQM نے ''سفر انقلاب'' رکھا ہے) کا اعلان کیا؟ کیا۔ کہ کئی لوگوں کی منافقت نصف النہار کے سورج کی طرح آشکار ہوگئی۔

آیئے اس بات کا جائزہ حکمران اتحاد سے شروع کرتے ہیں۔

ایم کیو ایم، جو پیپلز پارٹی کی فرنٹ لائن اتحادی ہے نے باوجود وفاق میں سینٹ و قومی اسمبلی میں اپنے ممبران کے اور وفاقی کابینہ میں اہم وزارتوں کے قلمدان سنبھالنے کے طاہر القادری کے لانگ مارچ میں شریک ہونے کا نا صرف کہ اعلان کیا ہے بلکہ اس کے لیے بھرپور مہم بھی شروع کر رکھی ہے۔

(ق) لیگ جو ابھی تازہ بہ تازہ زرداری کے دست نفاق پرست پر بیعت ہوئی تھی اور نکّے چودھری صاحب وفاق میں ڈپٹی وزیر اعظم کا عہدہ بھی رکھتے ہیں نے اعلانیہ لانگ مارچ میں شامل ہونے کا وعدہ کیا ہے اور اس کے لیے پیپلز پارٹی سے علیحدگی کا بھی عندیہ دے دیا ہے حالانکہ شاید ابھیہ نی مون بھی مکمل نہیں ہوا خود پیپلز پارٹی ایک طرف طاہر القادری کو سپورٹ کر رہی ہے تو دوسری طرف اپوزیشن (جو پہلے ہی مصلحت اور منافقت کے کھونٹے سے بندھی ہوئی کسی گائے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی) سے راہ و رسم بڑھانے شروع کر دیئے ہیں۔ حکمران اتحاد کے وفاقی وزراء جو کل تک مسلم لیگ (ن) کے لیے اخلاقی پستی سے بھی گرے ہوئے الفاظ مخالفت میں استعمال کر رہے تھے۔ آج پینترے بدل کر یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ ''پنجاب حکومت بھی اپنی ہے اور نواز شریف بھی ہمارے'' ہیں۔ (قوم تو اگرچہ پہلے سے جانتی تھی کہ یہ تمہارے ہی ہیں ورنہ پانچ سال تک منہ میں کنگنیاں اور پاؤں میں بیڑیاں پہنے یوں لسی پی کر نہ سوئے رہتے۔ اچھا ہوا کہ آج آپ نے قوم کے بعض افراد کے شک وشبہ کو بھی ختم کر دیا) اور یہ سارا کچھ صرف اس لیے کیا جا رہا ہے کہ اگر طاہر القادری رنگ میں بھنگ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں تو دوسری سیاسی جماعتوں کی ہمدردیاں بھی حاصل کی جائیں اور اگر وہ صرف انتخابات ملتوی کروانے تک ہی اپنا ایجنڈا رکھتے ہیں تو پھر

اپنے ورکروں کے ذریعے خفیہ اور اپنے اتحادیوں کے ذریعے اعلانیہ اس کو سپورٹ کیا جائے۔ یہ تو تھی حکمران اتحاد کی منافقت۔ اب آیئے اپوزیشن جماعتوں کی طرف ان میں سے بھی اکثریت ایسی ہے کہ جو طاہر القادری کے نعرے کی تو حمایت کرتی ہے لیکن اس کے ایجنڈے سے کلی طور پر متفق نہیں کیونکہ اس طرح ان کی اپنی راہ کھوٹی ہو جاتی ہے اگر انتخابات نہیں ہوتے تو جو جماعت بلیک میلنگ کے ذریعے اتحادیوں سے کچھ سیٹیں بٹورنے میں کامیاب ہو جاتی تھیں وہ اس سے محروم رہیں گی اور جو صرف ایک آدھ سیٹ پر اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لیے ہمہ وقت تیار رہتی ہیں ان کو بھی مستقبل تاریک نظر آتا ہے کہ اگر یہ نفاق پر مبنی نظام نہ رہا تو ان کی بدمعاشیاں اور عیش و عشرت سب کچھ خاک میں مل جائے گا اور وہ قصہ پارینہ ہو جائیں گے۔

خصوصاً مسلم لیگ ن نے پورے پانچ سال زرداری حکومت کو اس لولی پاپ کی وجہ سے کبھی اعلانیہ اور کبھی اندرون خانہ سپورٹ کیے رکھا کہ ''اگلی واری'' آپ کی ہوگی۔ لیکن اب جبکہ آخری وقت میں ایک غیر ملکی کو بطور مہرہ استعمال کر کے ''سیاست نہیں ریاست بچاؤ'' کا نعرہ لگوا دیا گیا ہے تو انہیں بھی فکر لاحق ہوئی ہے اور وہ خود بھی پوری قیادت اور ننگے۔ وڈے میاں سارے مل کر بلکہ ان کے پالے ہوئے طبلے طنبورے بھی اس کی مخالفت میں روز بروز اپنی لے کو تیز کر رہے ہیں حالانکہ ابتداء میں انہوں نے بھی اس لیے سپورٹ کیا تھا کہ وفاقی حکومت کے خلاف اس کو استعمال کیا جائے گا لیکن جب اس مُہرے نے انتخابات کے التواء کا ہی مطالبہ کر دیا تو اب سب کو ''پسو'' پڑ گئے۔

خود طاہر القادری کی منافقت کا اندازہ لگائیں پہلے کہتا تھا غیر جانبدار حکومت قائم کر کے احتساب کیا جائے لیکن اب تازہ فرمان جاری ہوا ہے کہ اگر چودہ جنوری سے پہلے نگران حکومت بنائی گئی تو اکھاڑ کر باہر پھینک دیں گے۔ اور پھر ''سیاست نہیں ریاست بچاؤ'' کے نعرے کے الٹ ایم کیو ایم جیسی دہشت گرد تنظیم اور چودھریوں جیسے ابن الوقت لوگوں کو ساتھ ملا کر (جس کی وجہ سے ہی ریاست پہلے ہی خطرے سے دوچار ہے خود ہی اپنی منافقت اور کسی دوسرے کے ایجنٹ ہونے پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ قارئین آپ ذرا مجموعی طور پر بھی جائزہ لیں تو پاکستان کی حاضر سٹاک سیاسی قیادت کی منافقت کھل کر واضح ہو جائیگی کہ سرکاری رپورٹوں کے مطابق روزانہ 80 ارب روپے کی کرپشن کی جا رہی ہے۔ مہنگائی آسمان سے بھی اوپر تک پہنچ گئی۔ (کیونکہ موجودہ حکومت کے دور میں یہ محاورہ تو غلط ثابت ہو گیا ہے کہ ''مہنگائی آسمان کو چھو رہی ہے'') لیکن کسی سیاسی جماعت یا لیڈر نے ان پانچ سالوں میں مہنگائی، بجلی، گیس کی لوڈشیڈنگ (باقی صفحہ 48 پر)